استحصالی ٹیکس کا خاتمہ

انصاف، معاشی ترقی اور سب کی فلاح کے لیے زکوٰۃ پر مبنی نظام

موجودہ معاشی نظام میں استحصالی ٹیکس کا نظام عوام پر بوجھ بن چکا ہے، جہاں بالواسطہ ٹیکس غریب اور امیر کے درمیان فرق کو مزید بڑھادیتے ہیں۔ عام آدمی اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے جدوجہد کرتا ہے جبکہ سرمایہ دار طبقہ مختلف رعایتوں کے ذریعے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس غیر منصفانہ نظام کا نتیجہ معاشی عدم مساوات، غربت اور سماجی بے چینی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک متبادل اور منصفانہ معاشی نظام کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے جو دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنائے۔

اسلامی معاشی نظام میں زکوٰۃ کو ایک بنیادی ستون کی حیثیت حاصل ہے جو استحصالی ٹیکس کے نظام کا مؤثر متبادل پیش کرتا ہے۔ زکوٰۃ صرف صاحبِ نصاب افراد پر فرض ہے اور اس کا مقصد دولت کو گردش میں لانا ہے نہ کہ اسے چند ہاتھوں تک محدود رکھنا۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے کمزور طبقات جیسے غریب، مسکین، یتیم اور مقروض افراد کی کفالت کی جاتی ہے، جس سے سماجی تحفظ کا ایک مضبوط نظام قائم ہوتا ہے اور معاشرے میں باہمی ہمدردی اور انصاف کو فروغ ملتا ہے۔

استحصالی ٹیکسوں کا خاتمہ یعنی روایتی ٹیکس جو غریبوں پر بوجھ بنتے ہیں یا ناجائز ہوتے ہیں، انہیں ختم کردیا جانا چاہیے، اور زکوٰۃ پر مبنی نظام جس میں اسلامی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ کو ایک منظم طریقے سے جمع کیا جائے اور اسے غریبوں، مسکینوں اور دیگر مستحق لوگوں پر خرچ کیا جاتا ہے، اس نظام کو نافذ کیا جائے۔ تاکہ انصاف، معاشی ترقی اور فلاح سے معاشرے میں دولت کی تقسیم بہتر ہوگی، غربت کم ہوگی، معیشت مستحکم ہوگی اور سب کو بنیادی ضروریات ملیں گی۔

زکوٰۃ پر مبنی نظام نہ صرف سماجی انصاف کو یقینی بناتا ہے بلکہ معاشی ترقی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ جب دولت نچلے طبقات تک پہنچتی ہے تو خریداری کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے کاروبار فروغ پاتا ہے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس استحصالی ٹیکس نظام میں دولت امیر لوگوں کے ہاتھوں میں ہی گردش کرتی رہتی ہے، جس سے معاشی جمود پیدا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دولت کو منجمد ہونے سے بچاکر اسے فعال معاشی سرگرمی میں تبدیل کرتی ہے۔

زکوٰۃ کا نظام اخلاقی اقدار پر مبنی ہے جو فرد اور ریاست دونوں کو جواب دہ بناتا ہے۔ اس نظام میں شفافیت، امانت داری اور ذمہ داری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر زکوٰۃ کو جدید تقاضوں کے مطابق ایک منظم اور شفاف ریاستی نظام کے تحت نافذ کیا جائے تو یہ نہ صرف غربت کے خاتمے میں مددگار ثابت ہوگا بلکہ استحصالی ٹیکسوں کا بوجھ کم کرکے ایک فلاحی ریاست کی بنیاد بھی رکھی جا سکتی ہے۔

استحصالی ٹیکس نظام کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ یہ محنت اور پیداوار کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ زیادہ ٹیکس کیسٹرحیں کاروباری طبقے کو سرمایہ کاری سے روکتی ہیں اور چھوٹے کاروبار شدید دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس کے برعکس زکوٰۃ پر مبنی نظام میں دولت پر نہیں بلکہ ذخیرہ شدہ اور غیر فعال سرمائے پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جس سے سرمایہ داروں کو سرمایہ گردش میں لانے اور پیداواری شعبوں میں لگانے کی ترغیب ملتی ہے۔ یوں معاشی سرگرمی میں اضافہ ہوتا ہے اور مجموعی قومی پیداوار بہتر ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کا ایک اہم پہلو اس کی واضح اور محدود شرح ہے جو معاشی استحکام میں مدد دیتی ہے۔ چونکہ زکوٰۃ کی شرح پہلے سے متعین ہے، اس لیے کاروباری افراد مستقبل کی منصوبہ بندی بہتر انداز میں کرسکتے ہیں۔ اس کے برعکس جدید ٹیکس کے نظام میں شرحوں کی غیر یقینی صورتحال اور بار بار تبدیلیاں معاشی بے چینی کو جنم دیتی ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام اس عدم استحکام کو کم کرکے اعتماد پر مبنی معاشی ماحول فراہم کرتا ہے۔ زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام میں ریاست کا کردار محض

وصولی تک محدود نہیں بلکہ منصفانہ تقسیم بھی اس کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر زکوٰۃ کو تعلیم، صحت، ہنر مندی اور چھوٹے کاروبار کے فروغ پر خرچ کیا جائے تو یہ وقتی امداد کے بجائے پائیدار ترقی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس طرح مستحق افراد صرف مدد لینے والے نہیں رہتے بلکہ معاشی طور پر خود کفیل بن کر سماج میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔

عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی معاشی ناہمواری اور قرض پر مبنی نظام نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ موجودہ مالیاتی ڈھانچے دیرپا حل فراہم کرنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ زکوٰۃ پر مبنی نظام سود سے پاک معیشت کو فروغ دیتا ہے جو معاشی بحرانوں کے خطرات کو کم کر سکتا ہے۔ چونکہ سود دولت کو چند ہاتھوں میں مرکوز کرتا ہے، اس لیے اس سے نجات حاصل کرنا ہماری زندگی کے مقصد کا لازمی جز بن گیا ہے۔ مزید برآں، زکوٰۃ کا نظام سماجی اتحاد اور ریاست پر عوام کے اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ ان کی دی ہوئی زکوٰۃ شفاف انداز میں حقیقی مستحق افراد تک پہنچ رہی ہے تو رضاکارانہ ادائیگی کا رجحان بڑھتا ہے۔ یہ اعتماد ٹیکس چوری، بدعنوانی اور انتظامی اخراجات کو کم کر کے مجموعی معاشی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔

اس تصور سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ موجودہ استحصالی (ظالمانہ) ٹیکس نظام کے بجائے اگر زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام نافذ کیا جائے تو معاشرے میں انصاف، خوشحالی اور عوامی فلاح ممکن ہو سکتی ہے کیونکہ یہ نظام ایک ایسا متبادل پیش کرتا ہے جو سب کے لیے فلاح، انصاف اور پائیدار ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ زکوٰۃ پر مبنی نظام، جس میں استحصالی ٹیکسوں کو ختم کر کے امیروں سے دولت لے کر غریبوں میں بانٹی جائے، سماجی انصاف، معاشی ترقی اور سب کے لیے فلاح و بہبود لانے کا ایک بہترین طریقہ ہے، جس میں دولت کی تقسیم، غربت کے خاتمے اور ایک منصفانہ معاشرے کی تشکیل پر زور دیا جاتا ہے۔

موجودہ دور کا استحصالی نظام معاشرے میں معاشی عدم مساوات کو فروغ دے رہا ہے۔ یہ استحصالی نظام نہ صرف عام آدمی کی قوتِ خرید کو ختم کرتا ہے بلکہ سرمائے کو چند ہاتھوں میں مرکوز کر کے معاشی گردش کو روک دیتا ہے۔ اس کے برعکس، اسلام کا نظام زکوٰۃ ایک ایسی بنیاد فراہم کرتا ہے جہاں ٹیکس کا بوجھ پیداوار یا ضرورت کی اشیاء پر نہیں، بلکہ ایک خاص حد تک جمع شدہ سرمائے پر ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد دولت کے ارتکاز کو توڑنا اور اسے معاشرے کے محروم طبقات تک پہنچانا ہے، جس سے معاشرے میں معاشی انصاف قائم ہوتا ہے۔

اسلامی مالیاتی نظام میں سب سے اہم زکوٰۃ ہے جو نہ صرف ایک عبادت ہے بلکہ سماجی و اقتصادی استحکام اور غربت کے خاتمے کا عملی اور مضبوط ذریعہ ہے۔ اگر اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان اس نظام کا درست اور منظم نفاذ کریں، تو غربت میں کمی، دولت کی منصفانہ تقسیم، اقتصادی ترقی اور سماجی ہم آہنگی کے حصول میں نمایاں کامیابی حاصل ممکن ہے۔ اس نظام کی نفاذی اہمیت کے پیش نظر استحصالی ٹیکس کے خاتمے اور زکوٰۃ کے مؤثر نفاذ سے ایک متوازن اور فلاحی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

استحصالی ٹیکس نظام کا ایک بڑا منفی پہلو یہ ہے کہ یہ آمدنی اور کھپت دونوں پر یکساں بوجھ ڈالتا ہے، جس سے غریب طبقہ نسبتاً زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکس، جیسے سیلز ٹیکس، روزمرہ اشیاء کو مہنگا بنا دیتے ہیں اور مہنگائی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے برعکس زکوٰۃ کا نظام بنیادی ضروریات کو ٹیکس سے آزاد رکھتا ہے اور صرف زائد دولت پر لاگو ہوتا ہے، جس سے کم آمدنی والے افراد پر معاشی دباؤ کم ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ ٹیکس پر مبنی نظام میں ریاست اور عوام کے درمیان تعلق جبر اور مجبوری پر قائم ہوتا ہے، جبکہ زکوٰۃ کا نظام دینی و اخلاقی ذمہ داری پر مبنی ہے۔ اس اخلاقی بنیاد کی وجہ سے لوگ زکوٰۃ کو بوجھ نہیں بلکہ سماجی فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں، جو معاشرتی ہم آہنگی اور رضاکارانہ تعاون کو فروغ دیتا ہے۔

زکوٰۃ پر مبنی نظام انتظامی اخراجات کو نمایاں طور پر کم کر سکتا ہے۔ جدید ٹیکس نظام میں بھاری بیوروکریسی، آڈٹ، قانونی چارہ جوئی اور نفاذی ادارے قومی وسائل کا بڑا حصہ استعمال کر لیتے ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام چونکہ سادہ اور واضح اصولوں پر مبنی ہے، اس لیے اس کی وصولی اور تقسیم کم لاگت اور زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے، بشرطیکہ شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔ مزید برآں، زکوٰۃ معاشی انصاف کو محض نظریاتی نہیں بلکہ عملی شکل دیتی ہے۔ جدید فلاحی ریاستیں بھی ٹیکس وصول کر کے امدادی پروگرام چلاتی ہیں، مگر وہ غربت کی جڑ پر ہاتھ نہیں ڈال پاتیں۔ زکوٰۃ غربت کو صرف برداشت نہیں کرتی بلکہ اس کے خاتمے کا ہدف رکھتی ہے۔ زکوٰۃ کی رقم کو اگر ہنر مندی، بلاسود قرضوں اور چھوٹے کاروبار میں لگایا جائے تو یہ مستقل معاشی خود مختاری کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اخلاقی اعتبار سے زکوٰۃ

معاشرے میں احساسِ ذمہ داری کو فروغ دیتی ہے۔ دولت کو امانت سمجھنے کا تصور فرد کو خود احتسابی پر آمادہ کرتا ہے، جو کسی بھی جابرانہ ٹیکس قانون سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ استحصالی ٹیکس نظام کے خاتمے اور زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام کے نفاذ سے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے جہاں انصاف، معاشی ترقی اور فلاحِ عامہ سب کے لیے ممکن ہو۔ یہ نظام نہ صرف معاشی مسائل کا حل پیش کرتا ہے بلکہ انسانی وقار، مساوات اور سماجی ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتا ہے، جو کسی بھی مہذب اور پائیدار معاشرے کی بنیاد ہے۔ زکوٰۃ پر مبنی نظام نہ صرف معاشی انصاف قائم کرتا ہے بلکہ غربت میں کمی لاتا ہے، معاشی ترقی کو فروغ دیتا ہے اور سماجی فلاح اور بھائی چارے کو مضبوط کرتا ہے۔

از

زوبیہ رمضان

بی ایس اردو

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد